ترک رفع یدین
اور
احناف

Shoaib ikram Hayati

مرتب

(مولانا) محمد جاوید القاسمی ' محمد آبادی '

شائع کردہ

شعبۂ نشر و اشاعت المعہد الاسلامی مدینۃ العلوم الخیریہ

ٹیمپواڈہ، ہری دوار روڈ، محلّہ رمپورہ، نجیب آباد، ضلع بجنور (یوپی)

Deoband Defender

Presentative By Tahaffuz-E-Sunnat
Moradabad

Shoaib Ikram Hayati Hanfi,Moradabadi

عرض مرتب

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد

رب کائنات کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے اس ناچیز اور کم علم انسان کو دین کی ادنیٰ سی خدمت کا موقع فراہم کیا کسی موضوع پر قلم اُٹھانا اور اسکو اس انداز سے لکھنا کہ وہ سب کے لئے یکسا مفید ہو بہت دشوار اور مشکل کام ہے اس موضوع پر قلم اُٹھانے کے بعد میری کوشش یہی رہی کہ اپنی بات کو انتہائی سہل اور آسان انداز میں سب کے سامنے رکھ دوں جس کے لئے یہ شکل اختیار کی کہ اس موضوع کو گفتگو اور افہام و تفہیم کی مجلس کی شکل میں پیش کروں تا کہ پڑھنے والے کی دلچسپی بھی برقرار رہے اور سمجھنے میں بھی کسی قسم کی کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ اپنی اس کوشش میں یہ ناچیز کہاں تک کامیاب ہے۔ یہ تو آپ ہی بتائیں گے۔ نیز اگر مجھ کو یہ لگا کہ اس انداز سے لکھنا زیادہ مفید ہے۔ تو پھر ان شاء اللہ باقی موضوعات پر بھی اسی انداز کی تحریر آپ کے سامنے جلد پیش کرونگا۔

بشر ہوں غلطی ہو سکتی ہے نیز یہ پہلی تحریر ہے کوئی کمی اس میں ہو سکتی ہے اس سے مجھ کو ضرور مطلع کریں تا کہ آئندہ اس کا ازالہ ہو سکے۔

دعائیہ کلمات سے نوازنے والوں کا شکریہ۔ والسلام

ترک رفع یدین اور احناف

رئیس احمد : السلام علیکم ! ارے بھائی ، معاذ آپ سعودی عرب سے کب تشریف لائے ؟

محمد معاذ : وعلیکم السلام ! بھائی رئیس صاحب مجھ کو سعودی عرب سے آئے ہوئے تقریباً ۲ ؍ ماہ ہو چکے ہیں ۔

رئیس احمد : اس وقت کہاں جا رہے ہو ؟

محمد معاذ : فی الحال تو میں اپنی مسجد کے امام صاحب کے پاس جا رہا ہوں ۔

رئیس احمد : خیریت تو ہے ؟

محمد معاذ : ہاں خیرت تو ہے مگر بات یہ ہے کہ سعودی عرب میں رہتے ہوئے اور یہاں پر آنے کے بعد بھی میں ایک مسئلہ میں بہت زیادہ الجھا ہوا ہوں اور امام صاحب سے ملاقات کر کے میں اپنی وہ الجھن دور کرنا چاہتا ہوں ۔

رئیس احمد : ارے بھائی الجھن کیا ہے ؟ ہمیں بھی تو بتاؤ ؟

محمد معاذ : دراصل بات یہ ہے کہ جب ہم سعودی عرب میں تھے تو وہاں ہم سے اہل حدیث (غیر مقلدین) حضرات یہ بتایا کرتے تھے کہ رفع یدین (دونوں ہاتھوں کو رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت کانوں تک اٹھانا) آپ ﷺ کی سنت ہے اور جو لوگ رفع یدین نہیں کرتے وہ اس سنت کو چھوڑنے والے ہیں ۔ جس کی وجہ سے اُن لوگوں کی نماز ناقص اور ادھوری ہے ۔ نیز آپ ﷺ کا معمول ہمیشہ رفع یدین کا تھا اب الجھن یہ ہے کہ کہ اگر آپ ﷺ کا معمول ہمیشہ رفع یدین کا تھا اور رفع یدین کرنا

سنت ہے تو پھر احناف جو رفع یدین نہیں کرتے اسکا مطلب یہ ہے کہ ان کی نماز سنت کے مطابق نہیں جسکی بنا پر ان کی نماز ادھوری اور ناقص ہے۔

رئیس احمد : بھائی معاذ صاحب یہ مسئلہ تو مجھ کو بھی بہت دنوں سے الجھن میں ڈالے ہوئے ہے۔اور میں بھی کافی لمبے عرصہ سے اس مسئلہ میں پریشان ہوں۔ چلو میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں اور دونوں ملکر امام صاحب سے اس مسئلہ پر بات کرتے ہیں۔

دونوں حضرات: مسجد کے امام صاحب کے پاس گئے سلام کلام سے فارغ ہونے کے بعد اپنے آنے کا مقصد بیان کیا اور اپنی الجھن کو امام صاحب کے سامنے پیش کیا۔ امام صاحب نے بغور دونوں حضرات کی باتوں کو سنا اور سمجھا۔اور پھر ان کی بات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا!

امام صاحب : بھائی معاذ اور بھائی رئیس احمد صاحبان دیکھئے نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو کانوں تک نہ اٹھانا یہی اصل سنت ہے۔ اور احناف کا یہ عمل احادیث کے عین مطابق ہے۔اس مسئلہ میں احناف مکمل طور پر سنت کے مطابق عمل کرنے والے ہیں۔ لہٰذا اس مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے۔صاحب قدوری نے لکھا ہے۔

وَلاَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلاَّ فِی اَلتَّکْبِیرَةِ الاولیٰ (قدوری. ص. ۲۷)

ترجمہ: اور اپنے دونوں ہاتھوں کو نہیں اُٹھائیگا مگر پہلی والی تکبیر (تکبیر تحریمہ) میں۔

معاذ اور رئیس احمد مگر امام صاحب یہ تو آپنے قدوری کی عبارت پیش کی ہے اور ہم آپ سے اس موضوع پر احادیث کے بارے میں پتہ کرنے آئے ہیں کہ احناف کے پاس ترک رفع یدین پر بھی صحیح اور صریح احادیث ہیں یا نہیں؟

امام صاحب : ارے بھائی میں تو احناف کا موقف آپ حضرات کے سامنے رکھنے کے بعد اسی طرف آ رہا ہوں کہ احناف اس مسئلہ میں خالی نہیں ہے بلکہ ان کے پاس اس موضوع پر بہت ساری احادیث ہیں۔ ان میں سے چند میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حدیث نمبر:۱۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ :اَلاَ اُصَلّی بِکُمْ صَلاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: فَصَلّٰی فَلَمْ یَرفَعْ یَدَیْهِ اِلاّ فِیْ اَوَّلَ مَرَّةٍ (ترمذی ج۔ ۱، ص ۵۹)

ترجمہ: حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے ارشاد فرمایا کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور اپنے دونوں ہاتھ پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ نہیں اُٹھائے۔

اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی اس روایت کو عبداللہ ابن مبارکؒ کی سند سے اس طرح روایت کیا ہے۔

اَلاَ اُخْبِرُ کُمْ بِصَلوٰةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ (نسائی ج ۱، ص ۱۵۸)

ترجمہ: کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں انہوں نے کہا (عبداللہ ابن مبارکؒ) چنانچہ آپ (عبداللہ ابن مسعودؓ) کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ) اٹھایا پھر دوبارہ (ایسا) نہیں کیا۔

حدیث نمبر:۲۔ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلوٰةَ رَفَعَ یَدَیْهِ اِلیٰ قَرِیْبٍ مِنْ اُذُنَیْهِ ثُمَّ لاَ یَعُوْدُ (ابو داؤد ج۔ ۱، ص ۱۰۹)

ترجمہ: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے قریب تک اُٹھاتے تھے۔ پھر دوبارہ (ایسا) نہیں کرتے تھے۔

دیکھیئے : بھائی معاذ اور بھائی رئیس احمد صاحبان میں نے آپ کے سامنے یہ دو صحیح اور صریح حدیث پیش کی ہیں۔ جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ نماز میں کسی اور جگہ پر رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔

معاذ اور رئیس احمد امام صاحب یہ بات تو ہماری سمجھ میں آگئی کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کرنے میں احناف حق پر ہے اور حدیث کے مطابق عمل کرنے والے ہیں۔ مگر آپ نے ابھی تو صرف دو ہی حدیث پیش کی ہیں۔ جب کہ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ رفع یدین والی احادیث تو بہت ہیں۔ تو کیا احناف کے پاس اس مسئلہ پر صرف یہ دو ہی حدیث ہیں۔ یا ان کے علاوہ اور بھی ہیں؟

امام صاحب : ان احادیث کے علاوہ بھی بہت ساری احادیث احناف کے پاس اس موضوع پر موجود ہیں۔ میں نے تو صرف آپ کو یہ بتانے کے لئے کہ رفع یدین نہ کرنے کے سلسلہ میں احناف حدیث کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ آپ کے سامنے دو حدیث پیش کی تھیں۔ اگر آپ کو اور احادیث کی ضرورت ہے اور اپنے دل کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں۔ تو آیئے میں آپ کے سامنے اور احادیث پیش کردوں۔ اور ایسی احادیث جن میں آپ ﷺ نے صحابہؓ کو نماز سکھائی اور نماز کا ہر ہر رکن سکھایا اور تفصیل کے ساتھ ہر چیز بتائی۔ مگر وہاں آپ ﷺ نہ تو رفع یدین کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی اس بارے میں آپ نے کوئی اشارہ کیا۔ آیئے میں آپ کے سامنے وہ احادیث پیش کردوں۔

حدیث نمبر۳۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُل فَصَلیّٰ ثُمَّ جآءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَدَّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم السَّلَامَ فَقَالَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، فَصَلیّٰ ثُمَّ جآءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فقل اِرْجِع فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ: ثلثاً: فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَیْرَہٗ، فَعَلِّمْنِیْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلوٰةِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اِقْرأ مَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعاً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَآئِماً ثُمَّ اُسْجُدْ حَتّیٰ تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّیٰ تَطْمَئِنَّ جَالِساً ثُمَّ اُسْجُدْ حَتّیٰ تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلَاتِکَ کُلِّهَا (بخاری ج۱، ص ۱۰۹، ابو داؤد ج۱، ص ۱۲۴، ۱۲۵ وفی روایة مسلم فقال اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلوٰةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَکَبِّرْ مسلم ج۱، ص ۱۷۰)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے پھر ایک شخص آیا پھر اس نے نماز پڑھی پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا اور کہا جاؤ (دوبارہ) نماز پڑھو کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی چنانچہ اس نے نماز پڑھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر سلام کیا آپ نے کہا جاؤ (دوبارہ) نماز پڑھو کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی۔ تین مرتبہ (اسی طرح فرمایا) چنانچہ وہ شخص بولا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے۔ میں اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا چنانچہ آپ خود مجھے سکھا دیجئے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ کی طرف رخ کر پھر تکبیر کہہ پھر جتنا تجھے آسان ہو قرآن پڑھ

پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سیدھا کڑھا ہوجا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر سجدے سے اُٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جا۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر اسی طرح اپنی پوری نماز میں کر۔ (پوری نماز اسی طرح پڑھ) دیکھئے اس حدیث میں آپ ﷺ نے پوری نماز سکھائی مگر آپ نے اس شخص کو رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرنا نہیں سکھایا جس سے پتہ لگا کہ ان دونوں جگہوں پر رفع یدین نہیں ہے۔

حدیث: نمبر:۴۔ عَنْ حِطَّانِ بِنِ عَبْدِاللهِ اَنَّه' حَدَّ ثَه' اَنَّه' سَمِعَ اَبَا مُوسیٰ قَالَ اَنَّ نَبِّی اللهِ ﷺ خَطَبَنَا وَبَیَّنَنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَ عَلَّمنَا صَلاتَنَا : فَقَالَ اِذَا صَلَّیتُمْ فَاَقِیمُوا صُفُوفَکُمْ ثُمَّ لِیَمُو مَّکُمْ اَحَدُ کُمْ فَاِذَا کَبَّرَالاِ مَامُ فَکَبِّرُوا وَاِذَا قَرأَ غَیرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیهِمْ وَلاَ الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمین. یجبُکُمَ اللهُ وَاِذَ اکَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوا وَارکَعُوا فَاِنَّ الاِ مَامَ یَرْ کَعُ قَبلَکُمْ وَیَرْ فَعُ قَبلَکُمْ قَالَ نبیّ اللهِ فَتِلکَ بِتِلکَ، وَاِذا قَالَ سَمع اللهُ لِمنْ حَمدَ ہ' فَقُوْ لُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد فَاِنَّ اللهَ قَالَ علیٰ لِسَانَ نَبیِّہٖ ﷺ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَہ' فَاِذَا کَبَّرَ وَسَجَدَ فَکَبِّرُ وُاوَاسْجُدُ وُافَاِنَّ الاِمَامَ یَسْجُدُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ الخ (نسائی ج. ۱، ص ۱۶۲ . وفی روایۃ مسلم وَاِذَ اقرأ فَا نصِتُوا مسلم ج. ۱، ص ۱۷۴)

حطان بن عبداللہ نے حضرت ابوموسیٰؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک نبی ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور ہمارے لئے ہماری سنتوں کو بیان کیا اور ہمیں ہماری نماز سکھائی۔ جنانچہ آپ نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو (ارادہ کرو) تو اپنی صفوں کو ٹھیک کرلو پھر تم میں سے کوئی ایک تمہاری امامت کرائے لہٰذا جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری (دعا) قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کریگا اور تم سے پہلے اٹھے گا اسی طرح درجہ بدرجہ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا ولک الحمد کہو کیوں کہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے سمع اللہ لمن حمدہ کہلوایا ہے پھر جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے (سجدہ سے) اٹھے گا۔

بھائی معاذ اور بھائی رئیس احمد صاحبان آپ اس حدیث میں بھی دیکھ لیں آپ ﷺ نے اس حدیث میں بھی نماز کی ایک رکعت کا پورا طریقہ بیان کر دیا ہے۔ مگر رفع یدین کہیں بھی آپ نے صحابہ کو اس حدیث میں نہ تو سکھائی اور نہ ہی اس کا حکم دیا اس کے بعد بھی اگر کوئی یہ کہے کہ احناف کا رفع یدین نہ کرنا حدیث کے خلاف ہے تو اس کو میں تعصب ضد اور ہٹ دھرمی ہی کہوں گا۔

معاذ اور رئیس احمد : بس امام صاحب ہماری سمجھ میں آ گیا اور ہمیں پتہ چل گیا کہ احناف حق پر ہے اور یہ غیر مقلدین مکار اور جھوٹے ہیں ہماری غلط فہمی کا آپ نے الحمدللہ بہت اچھے انداز میں ازالہ کر دیا ہے اب ہم کبھی اس مسئلہ پر غیر مقلدین کے بہکاوے میں نہیں آئیں گے شکریہ جناب امام صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ۔

رئیس احمد : امام صاحب اب ایک سوال اور رہ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ غیر مقلدین حضرات اس سلسلہ میں جو احادیث پیش کرتے ہیں۔ جن سے رفع یدین ثابت ہوتا ہے ان کا جواب کیا ہوگا؟

امام صاحب: آپ نے بہت اچھا سوال کیا بہتر ہے کہ جو حدیث ان لوگوں نے آپ کو بتائی ہے وہ آپ میرے سامنے پیش کریں تا کہ میں ان کا صحیح جواب آپ کو دے سکوں۔

رئیس احمد: امام صاحب غیر مقلدین حضرات ویسے تو مجھ کو رفع یدین کے سلسلہ میں بہت ساری احادیث پڑھ کر سنائی تھی مگر ایک حدیث جس کے بارے میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ یہ اس مسئلہ میں سب سے مضبوط حدیث ہے۔ وہ میرے ذہن میں ہے وہی میں آپ کے سامنے پیش کرر ہاہوں۔

حدیث:۔عَن عَبدِ اللہِ بنِ عُمَرَ قَالَ رَأیتُ رسولَ اللہِ ﷺ اِذَا قامَ فِی الصلوٰۃِ رَفعَ یَدَیہِ حتیٰ تکُونَا حَذْوَمَنکِبَیہِ وَکَانَ یَفعَلُ ذٰلکَ حِینَ یُکبّرُ لِلرکوعِ ویفعلُ ذٰلکَ اِذَا رفعَ رأسَہ مِنَ الرکوعِ (بخاری ج ۱، ص ۱۰۲)

دیکھئے! اس حدیث میں صاف ذکر ہے کہ آپ ﷺ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد رفع یدین کیا کرتے تھے۔

امام صاحب بھائی رئیس احمد صاحب آپ نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی جو حدیث پیش کی ہے وہ اپنی جگہ صحیح اور درست ہے مگر اس سلسلہ میں پریشانی یہ ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت رفع یدین کے سلسلہ میں اتنی متعارض ہے کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا انتہائی مشکل اور دشوار ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ یہ روایت پانچ ۵ر طریقوں سے مروی ہے۔

پہلا طریق: امام طحاوی نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں حضرت ابن عمرؓ سے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کو روایت کیا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابن عمرؓ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی حدیث مرفوع ضرور ہوگی۔

حدیث یہ ہے:۔ عَن مُجاهِدٍ قال صَلَّیتُ خلفَ ابنِ عُمرَ فَلَمْ یَکُنْ یَرفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا فِی التَّکبِیرَةِ الاُولٰی مِنَ الصَّلوٰةِ (طحاوی ج ۱، ص ۱۶۳)

دوسرا طریق : امام مالک نے اپنی کتاب مؤطا میں حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

حدیث:۔ اَنَّ رَسول اللهِ ﷺ کان اِذَا اِفْتَتَحَ الصلوٰةَ رفع یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ واذا رفع رَأسَه من الرکوعِ رفَعَهُمَا کذٰلک اَیْضًا (مؤطا ص ۲۵)

اس حدیث میں صرف دو مرتبہ رفع یدین کرنا مذکور ہے۔ایک تکبیر تحریمہ کے وقت دوسرے رکوع سے اُٹھنے کے بعد۔ رکوع میں جاتے وقت اس سلسلہ میں رفع یدین کا کوئی ذکر نہیں اور اگلے صفحہ پر ابن عمرؓ کا عمل بھی امام مالک نے اس حدیث کے مطابق بیان کیا ہے۔(مؤطا۔ص ۲۶)

تیسرا طریق : صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ) میں حضرت ابن عمرؓ کی یہ حدیث اس طرح آئی ہے کہ اس میں رفع یدین کا ذکر تین ۳ رمواقع پر ہے۔

۱۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ۲۔ رکوع میں جاتے وقت ۳۔ اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد

حدیث:۔ عَن عَبدِ اللهِ ابنِ عمرَ قال رأیتُ رسولَ اللهِ ﷺ اذا قام فی الصَّلوٰةِ رفع یَدَیْهِ حتّٰی تکُونَا حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَکان یَفْعَلُ ذٰلکَ حِیْنَ یکبرُ لِلرکوعِ وَیفعلُ ذٰلک اِذَا رفع رَأسَه من الرکوعِ (بالفاظٍ مختلفة)

چوتھا طریق : صحیح بخاری میں حضرت ابن عمرؓ کی ایک روایت اس طرح مروی ہے کہ اس میں چار ۴ رجگہ رفع یدین کا ذکر ہے۔

۱۔تکبیر تحریمہ کے وقت ۲۔رکوع میں جاتے وقت

۳۔اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد ۴۔قعدہ اولیٰ سے اُٹھتے وقت

حدیث:۔ عن نافعٍ اَنَّ اِبنَ عُمرَ کان اِذا دَخَلَ فِی الصلوٰۃِ کَبّر ورفع یَدَیْہِ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللّٰہُ لمن حمد رفع یدیہ واذا قام من الرکعَتَینِ رَفع یدیہ ورفع ذٰلک اِبنُ عُمرَ الی النبیِ ﷺ (بخاری ج. ۱، ص ۱۰۲)

پانچواں طریق: امام بخاری نے اپنی کتاب جزء رفع الیدین میں نقل کیا ہے جس کو علامہ یوسف بنوری نے اپنی کتاب معارف السنن جلد نمبر۲، ص ۴۷۴ میں المعجم الاوسط للطبرانی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔اس میں ابن عمرؓ کی اس حدیث میں پانچویں جگہ رفع یدین کا ذکر ہے۔

۱۔سجدہ میں جاتے وقت۔

حدیث:عَن بنِ عمرَ اَنَّ النبیَ ﷺ کان یرفعُ یَدَیْہِ عند التکبیرۃِ للرکوعِ وعندَ التِکبیرۃِ حِینَ یَھْوِیُ سَاجداً (ج. ۲، ص. ۱۰۲) اس طرح ابن عمر کی ان تمام روایات کو جمع کر کے ان سے پانچ جگہوں پر رفع یدین کا ثبوت ملتا ہے۔

۱۔تکبیر تحریمہ کے وقت ۲۔رکوع میں جاتے وقت

۳۔اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد ۴۔قعدہ اولیٰ سے اُٹھتے وقت ۵۔ سجدہ میں جاتے وقت۔

اب آپ ابن عمر کی ان روایات کو دیکھ کر بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔کہ اس روایت پر عمل کس طرح کیا جائے۔اس روایت کو بنیاد بنا کر آپ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے

اُٹھتے وقت تو رفع یدین کو ثابت مانتے ہیں۔ اور باقی جگہوں میں رفع یدین کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اس روایت کی وجہ سے اگر رفع یدین ثابت ہو تو پھر پانچوں ۵ رجگہوں پر ہو۔ اب آگے اور دیکھئے خود ابن عمرؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں ان کا عمل بھی اپنی روایت کردہ حدیث کے خلاف ہے جس کو میں نے آپ کے سامنے سب سے پہلے ذکر کیا۔ بات دراصل یہ ہے کہ یہ حدیث خود ابن عمرؓ کے نزدیک منسوخ ہے کیونکہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ حدیث کا راوی صحابیؓ خود اپنی بیان کردہ حدیث کے خلاف عمل کرے۔ یہ اُسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب کہ وہ حدیث منسوخ ہو چکی ہو اور اسکا علم اس راوی صحابی کو ہو۔ اسی کو امام طحاوی نے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا۔

عبارت: فهٰذ ابنُ عمرَ قد رأى النبيَّ ﷺ يرفعُ ثُمَّ قَدْ ترَكَ هُو الرفعَ بعدَ النبيِ ﷺ فلا يكونُ ذٰلكَ اِلّا وقد ثَبَتَ عِنده' نَسْخُ ما قد رأى النبيَّ ﷺ فَعَله' وقامتِ الحُجَّةُ عَلَيهِ بِذٰلكَ (طحاوی ج. ۱، ص ۱۶۳)

ترجمہ: دیکھئے! یہی ابن عمر ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا۔ حالانکہ انہوں نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد رفع یدین کرنا چھوڑ دیا۔ لہٰذا یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب ان کے نزدیک کسی حدیث سے اس عمل کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہو جس کو کرتے ہوئے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔ جبکہ احناف کے پاس حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی پہلی روایت کو اختیار کرنے کی ایک ایسی معقول وجہ بھی موجود ہے جس سے باقی روایات کی بھی توجیہ ہو جاتی ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ افعال نماز میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے احکام حرکت سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ مثلاً پہلے نماز میں گفتگو جائز تھی پھر اس

کومنسوخ کر دیا گیا۔ پہلے عمل کثیر مفسد نماز نہ تھا پھر اسے مفسد قرار دے دیا گیا۔ پہلے ادھر اُدھر دیکھنا جائز تھا پھر اس کو منسوخ کر دیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں رفع یدین بھی بکثرت ہوتا تھا اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھا۔ پھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مقامات پر مشروع رہ گیا۔ پھر اور کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا۔ پھر اس میں کمی ہوتی چلی گئی یہاں تک کے وہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت باقی رہ گیا۔ اسی لئے احناف نے اسی صورت کو اختیار کیا۔

دیکھئے! بھائی معاذ اور رئیس احمد صاحبان آپ کے سامنے میں حضرت ابن عمرؓ کی اس حدیث کی پوری تفصیل آپ کے سامنے بیان کر دی ہے جس کو آپ نے اپنے سوال میں ذکر کیا تھا اور مجھے اندازہ ہے کہ شاید آپ اس تفصیل سے مطمئن ہو گئے ہو نگے۔

معاذ اور رئیس احمد : جی امام صاحب الحمد للہ ہم آپ کی تفصیل سے بالکل مطمئن ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ احناف اس مسئلہ پر اپنی جگہ صحیح ہے۔

اچھا اب اجازت دیجئے آپکا بہت وقت لیا شکریہ جزاک اللہ۔



دعائیہ کلمات

از حضرت مولانا محمد اسلم صاحب قاسمی

صدر جمعیۃ علماء، نجیب آباد

عزیز القدر حضرت مولانا محمد جاوید القاسمی کا تحریر کردہ کتابچہ بنام ''ترک رفع یدین اور احناف'' نظر نواز ہوا تحریر اور مواد کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ بظاہر یہ مختصر سا کتابچہ ہے مگر اس کو بہت ہی عرق ریزی اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے۔ اور موضوع سے متعلق بہت ہی سہل انداز میں علمیت کو برقرار رکھتے ہوئے بڑے خوبصورت انداز میں مسئلہ سے متعلق بحث کو فیصلہ کن انداز میں پیش کیا ہے۔ رب کریم سے دعا ہے کہ اس کتابچہ کو سب کے لئے مفید فرمائے۔ آمین

==

از حضرت مولانا شوکت علی صاحب

خلیفہ علامہ قمر الزماں صاحب الہ آبادی، ناظم مدرسہ جامع العلوم، افضل گڑھ

جناب مولانا محمد جاوید صاحب القاسمی کا تیار کردہ علمی شاہکار ''ترک رفع یدین اور احناف'' کا مسودہ دیکھنے کو ملا پڑھکر اندازہ ہوا کہ موصوف نے بڑے دلنشیں انداز میں اس اہم مسئلہ کو مکمل و مدلل گفتگو کی شکل میں اور آسان زبان میں تیار کیا ہے۔ جس سے موصوف کی علمی قابلیت وصلاحیت کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم اس رسالہ کو علماء، ائمہ اور عوام کے لئے یکساں مفید بنائے۔ آمین

==

از جناب قاری رئیس احمد صاحب

ناظم مدرسہ انصار العلوم، موضع محمد آباد، بجنور

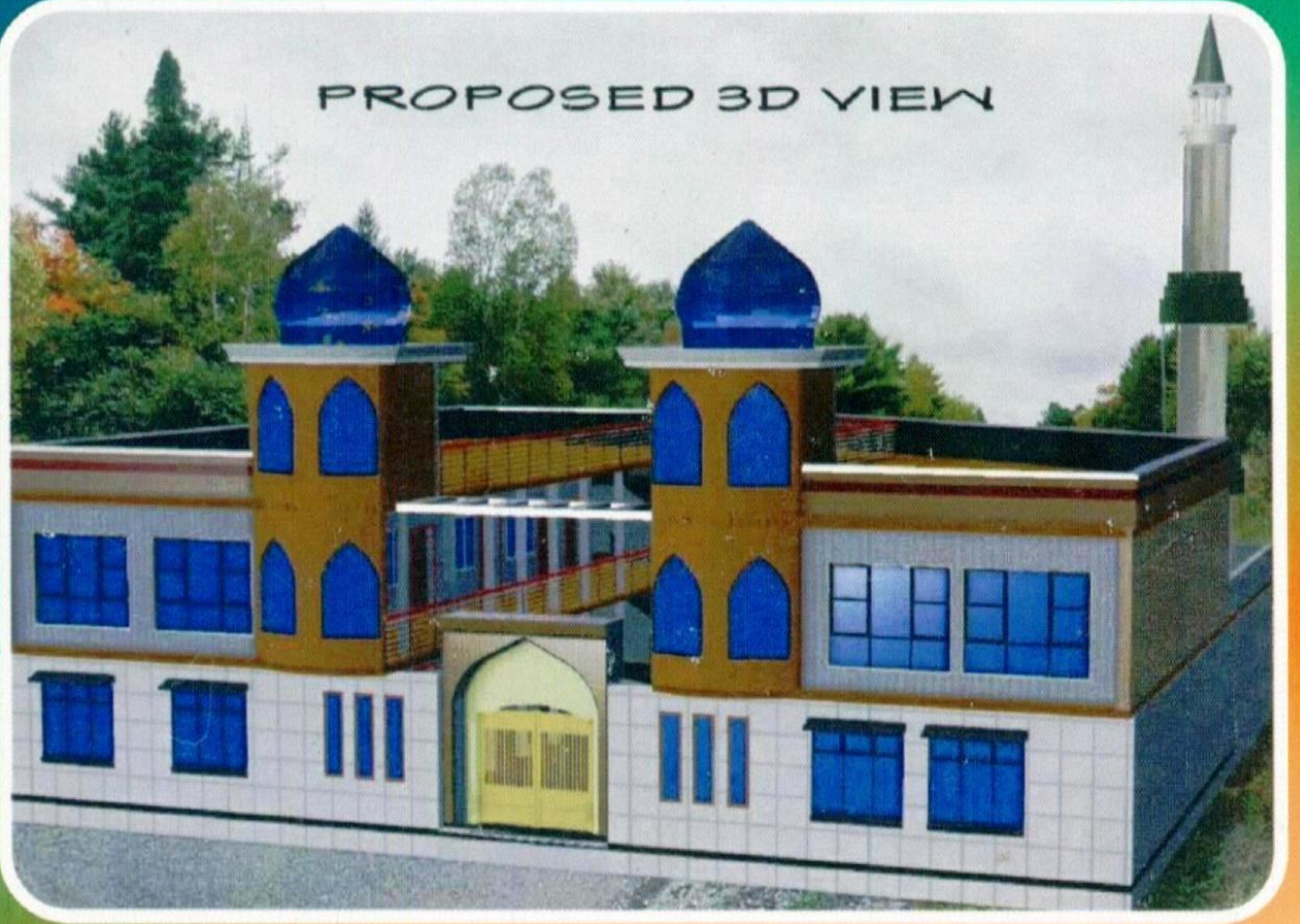
برادر خورد! جناب مولانا محمد جاوید القاسمی نے جو کتابچہ لکھا ہے میں نے اس کو بغور پڑھا اور اندازہ ہوا کہ اگر اسی قسم کے مختصر رسائل تحریر کئے جائیں تو ان کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور موضوع پر گفتگو بھی مکمل سامنے آجاتی ہے۔ جس سے عوام کو اور اُن لوگوں کو بہت فیض ہوتا ہے۔ جن کے پاس وقت کی قلت ہے۔ بحر حال موصوف نے بہت خوب لکھا اور موضوع کا حق ادا کر دیا۔

اللہ رب العزت اس محنت کو قبول فرمائے اور امت کے لئے اس کو نافع بنائے۔

مجوزہ نقشہ

المعہد الاسلامی مدینۃ العلوم الخیریہ

لالووالا دھنورہ، نزد ڈپو، نجیب آباد، ضلع بجنور (یوپی) الہند



Ptd. by : GG GROUP
Najibabad, 9027432343

اپیل

۷۰۰ گز زمین مدرسہ کے لئے خرید لی گئی ہے۔

جس کی رقم کا ایک بڑا حصہ ادا کیا جا چکا ہے کچھ رقم ابھی مدرسہ کے ذمہ باقی ہے

اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ صدقۂ جاریہ کے اس اہم موقع پر مدرسہ کی زمین کی خریداری میں حصہ لیکر ثواب کے مستحق بنیں۔

تعاون کرنے کے لئے ان نمبرات پر رابطہ قائم کریں

9756840165, 9634171112

Deoband Defender

Presentative By Tahaffuz-E-Sunnat
Moradabad

Shoaib Ikram Hayati Hanfi,Moradabadi